تبصرے

تاریخ دعوت و عزیمت حصّہ سوم

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ تقطیع کلاں ضخامت ۳۱۲ صفحات۔ کتابت وطباعت اعلیٰ قیمت مجلد چھ روپیہ پتہ:۔ مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ۔

یہ کتاب مولانا کی مشہور ومقبول تصنیف "تاریخ دعوت وعزیمت" کا تیسرا حصّہ ہے اور اس میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ اور حضرت شیخ شرف الدین منیریؒ کا تذکرہ اصلاً اور مفصل ومبسوط اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ کے تذکرے ضمناً اور بہت مختصر ہیں۔ یہ سب وہ حضرات واکابر مشائخ ہیں جن کے انفاسِ قدسیہ اور فیوض وبرکات سے ہندوستان روحانی اعتبار سے واقعی جنّت نشان بن گیا اور اس میں ذرا مبالغہ نہیں کہ اندلس اور بغداد کے اجڑنے کے بعد جس ملک نے دینی اور روحانی اعتبار سے اسلام کی سب سے زیادہ اور عظیم الشان خدمات انجام دیں وہ ہندوستان ہی ہے اور ان بزرگوں کا اپنی آبائی مرزوبوم کو خیرآباد کہہ کر اس سرزمین میں آبیٹھنا خود اس کی دلیل ہے کہ خلافتِ بغداد کی تباہی کے بعد اسلام کی روحانی برکات کا مرکز نقل اُدھر سے منتقل ہو کر اِدھر آگیا تھا۔ یہ بزرگ عشق ومحبت الٰہی کی آگ میں جلے بھنے تھے اور دنیا سے رخصت ہوئے تو وہی آگ ہزاروں لاکھوں انسانوں کے دلوں میں لگاتے گئے اور پھر نسلاً بعد نسلٍ یہ اندرونی آتش سوزاں برابر منتقل ہوتی رہی۔ تذکرہ ان بزرگوں کا اور قلم فاضل مصنف کا جو خود قلب ونظر اور زبان وقلم دونوں کی دولتِ خداداد سے بہرہ یاب ہیں! پھر کمی کس چیز کی تھی۔ یہ کتاب تحقیقی نہیں بلکہ دعوتی وتبلیغی ہے۔ لیکن واقعات جو کچھ لکھے ہیں مستند اور صحیح ہیں اور حوالہ کے ساتھ ہیں۔ پھر اکابرِ صوفیا ومشائخ کے عام تذکروں کی طرح اس